محمد اقبال مجددی - لاہور

لاہور کے چند غیر معروف صوفیا

اس مضمون میں صرف ان صوفیائے کرام کا ذکر کیا گیا ہے، جن کے حالات متعارف اور مطبوعہ تذکروں میں نہیں ملتے۔ چونکہ اس مضمون کے تمام تر مآخذ غیر مطبوعہ ہیں اس لیے بطور تمہید ان مآخذ کا قدرے اجمالی تعارف کرایا جا رہا ہے۔

طبقات الاولیاء - خطی - مؤلف کا نام مذکور نہیں۔

مصنف نے اپنے آبا و اجداد کے مفصل حالات "طبقات الاولیاء" کے ورق ۲۰۸ میں درج کیے ہیں لیکن اپنا نام تحریر نہیں کیا۔ مصنف نے ۱۰۵۰ھ میں لاہور میں شاہ حضوری سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

"جد مادر مولف میر ابوالقاسم خاں تمکین الحسینی بن میر ابو البقاء امیر خان" [۱]

تاریخ و اتمام ایں انتخاب (طبقات الاولیاء) در سنہ ثمان وستین بعد الف (۱۰۶۸ھ) ازیں ہجرت نبوی است [۲]"

طبقات الاولیاء کا قلمی نسخہ پروفیسر محمود شیرانی مرحوم کے ذخیرہ میں ہے جو اس وقت کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب میں محفوظ ہے۔ تعداد اوراق ۲۱۶ سطور فی ورق ۱۷ بخط محمد علی بن مرزا احمد بیگ ساکن بندر کھمبایت ۱۲۰۶ھ۔

مفتاح العارفین - خطی - مؤلف عبدالفتاح بن محمد نعمان [۳]

مؤلف کے حالات تذکروں میں نہیں ملتے البتہ کتاب کے مطالعہ سے اس کے حالات پر قدرے روشنی پڑتی ہے۔ مؤلف شیخ سیف الدین بن خواجہ محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد الف ثانی [۴] متوفی ۱۰۹۶ھ کی مجلس میں ایک موقع پر اپنے آپ کو حاضر بتاتا ہے۔ لکھتا ہے:

"یکی از مریدان ایشاں (شیخ سیف الدین) کتابتی بخدمت والد بزرگوار ایشاں نوشتہ بود و فقیر کاتب حروف [۵] دراں مجلس حاضر بود و کتابت رسیدہ مضمونش آنکہ من مسافر بودم [۶] .... الخ

مؤلف مولانا عبد الرشید متوفی ۱۰۸۸ھ کا شاگرد تھا۔ مولانا عبد الرشید کے حالات کے باب میں لکھتا ہے:

"مخدومی واستادی مولانا عبد الرشید ..... در سن بست سالگی از تحصیل فارغ شدہ بدرس مشغول شد بجدی جد در تدریس داشتند کہ تا آخر عمر شریف کہ روز وفات ایشان بود سبق فرمودہ بودند اوائل در برہانپور می بودند و آخر در اکبرآباد توطن اختیار کردہ عمر شریف ایشان زیادہ از ہشتاد سال بود شب شنبہ دوازدہم ماہ ربیع الاول سنہ ہزار و ہشتاد و ہشت (۱۰۸۸ھ) ازیں عالم رحلت کردند نزدیک حضرت قدم رسولؐ در شہر اکبرآباد مدفون اند۔[۶۵]"

گویا عبد الفتاح (مؤلف) ۱۰۸۸ھ اور ۱۰۹۶ھ (سالِ وفات شیخ سیف الدینؒ) میں مفتاح العارفین کی تدوین میں مصروف نظر آتا ہے۔ حال ہی میں مخطوطات شیرانی کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں مرتب نے لکھا ہے کہ مفتاح العارفین کا یہ قلمی نسخہ مصنف کا خود نوشتہ ہے[۶۶] حالانکہ مخطوطہ ہذا کا سالِ کتابت ۱۲۰۱ھ ہے۔ درج بالا حقائق کی روشنی میں فہرست کے مرتب کا یہ استدلال درست نہیں ہے۔

سلسلۃ الاولیاء۔ خطی۔ مؤلف مولانا محمد صالح کنجاہی متوفی ۱۲۰۷ھ۔

یہ مشائخ متقدمین و متاخرین (پاک و ہند) کا ایک مختصر سا تذکرہ ہے جو ۱۲۶۷ھ میں تالیف ہوا "مخزن اسرار حق" مادہ تاریخ تالیف ہے۔ اس کا خطی نسخہ مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہ العالی ساہن پال گجرات کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے، جو انھوں نے مصنف کے خود نوشت خطی نسخہ اور نسخہ مکتوبہ تاج الدین یکم صفر ۱۳۰۳ھ سے نقل کیا ہے۔

شیخ عبد الحلیم لاہوری سہرندی

"برادر حقیقی شیخ عبد العزیز[۶۷] عالم و عامل و مفتی با تقوی بود در سنہ صد و ہشتاد و شش رحلت کرد۔[۶۸]"

شاہ کرم اللہ

"شاہ کرم اللہ ٹانڈی اصلش از لاہور است از موضع ٹانڈہ کہ اعاظم مشائخ ہند است قادریہ حنفیہ بود ہر کہ بوی در ہر کاری رجوع کردی و بخانہ ہر کس کہ بروی رفتی اگر در روزی صد بار تکلیف می کردند اباء نمی نمودند بتاریخ ششم محرم سنہ ہزار و سی و دو (۱۰۳۲ھ) رحلت کرد۔[۶۹]"

حافظ دولت لاہوری

"مجوّد و قاری بود نقشبندی مشرب و حنفی مذہب در لاہور محلہ الیست انسیر نام[9] (؟) در انجامی بود در سنہ ہزار و سی و شش (۱۰۳۶ھ) سال رحلت کردند در لاہور مدفون است[10]۔"

مولانا یوسف کھابھہ لاہوری

"از مشاہیر علماء و صلحاء ہند و از مدرسان مقررین لاہور است خصوص در علم فقہ قدرت کمال داشت آخر ماہ شوال رحلت کرد قبر در لاہور است ہر دو اسامی (شیخ اسماعیل سنبھلی و مولانا یوسف مذکور) در سنہ ہزار و چہل و سہ (۱۰۴۳ھ) رحلت کردند[11]۔"

شیخ عنایت اللہ

"اصل او از لاہور است مولد و منشاء او برہانپور از عنفوان جوانی تا آخر عمر بفقر و تجرید گذارند و یکچندی بکسب علوم پرداختہ ...... استمداد در روح خواجہ قطب الدین کاکی تربیت یافتہ ...... گوشہ نشینی اختیار کردہ و در سن شصت و پنج سالگی روز پنج شنبہ نوزدہم ماہ جمادی الاولی سنہ ہزار و ہشتاد و دو (۱۰۸۲ھ) رحلت نمود متصل مزار خواجہ قطب الدین کاکی مدفونست[12]۔"

شاہ حضوری قدس سرہٗ

"مسافر در خدمت تمام داشت در سنہ ہزار و پنجاہ (۱۰۵۰ھ) راقم حروف (مصنف طبقات الاولیا) در لاہور و بمجلس کرامتش رسیدہ اسامع کلام سامیش کردیدہ کرامات و خوارق بسیار از و بگوش خوردہ و از مرزا فتح اللہ خلف قلیچ خانخاناں فرمانی بواسطہ شنیدہ ام کہ بگفت روزی قصد زیارت شاہ حضوری کردم و در خاطر گفتم کہ پدر کلان من میگفت کہ مادر کلان من ارشاد است بودہ اگر در من اثری از سیادت باشد پس حضرت شاہ از آں معنی اظہار بفرمایند ہمیں کہ بمجلس رسیدم و نظر مبارکش بر من افتاد فرمود بیائید میرانجیو (میراں جیو) بیائید میرانجیو دانستم کہ از ارباب کشف و کرامات و اشراف بر خواطر دارد[13]۔"

میاں محمد اشرف شاہدری لاہوری

کسی متعارف تذکرہ میں راقم کی نظر سے ان کے حالات نہیں گزرے۔ صرف ایک کتاب تحفۃ الحسینی (فارسی) کا علم ہو سکا ہے۔ کتاب میں ان کا نام اس طرح مذکور ہوا ہے۔

"میاں محمد اشرف شاہدری اللاہوری بن محمد مرید الحنفی القادری اللاہوری"۔ یہ کتاب غسل،

تجہیز و تکفین وغیرہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اپنی کتاب محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے نام معنون کی ہے۔ سال تالیف اوائل ۱۱۱۸ھ ہے۔ صفحات ۲۰۲ سطور ۱۸ تقطیع "۶ × "۵ - "۹ بخطِ نستعلیق مکتوبہ بدرالدین رکنوی ۱۳۱۹ھ تحفۃ الحسینی کا خطی نسخہ مولانا شمس الدین مرحوم متوفی ۱۰ جنوری ۱۹۶۸ء کے کتب خانہ (لاہور) میں تھا۔ لیکن اب کراچی میوزیم میں منتقل کر دیا گیا ہے[۵۱]

سید قادر بخش لاہوری

راقم احقر کو سید قادر بخش لاہوری کے حالات کسی تذکرہ میں نہیں مل سکے۔ ان کی صرف ایک تصنیف "مصطلحات فارسی" اب تک نظر سے گزری ہے۔ اس میں سید قادر بخش لاہوری نے متقدمین و متاخرین اساتذہ کے اشعار بطور سند پیش کر کے مصطلحات پر بحث کی ہے۔ متاخرین میں سے محمد اشرف نوشاہی[۵۲] متوفی ۱۲۲۵ھ کے اشعار بھی جا بجا ملتے ہیں۔ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ مصنف تیرھویں صدی ہجری میں بقید حیات تھے۔

مصطلحات کے کاتب نے ترقیمہ اس طرح تحریر کیا ہے:

"المنت للہ تقدس صفاتہ کہ نسخہ مصطلحات من تالیفات زبدۃ الواصلین قدوۃ المحققین سید قادر بخش لاہوری انار اللہ برہانہ بدستخط احقر البرایا فقیر اللہ جریا ولد میاں سلطان محمد گندھریہ بتاریخ پانزدہم شہر ربیع الاول مطابق سنہ ۱۲۲۱ در موضع چک سادہ صانہ اللہ عن الآفات مختتم و منصرم گردید[۵۳]"

راقم کی نظر سے اس وقت تک "مصطلحاتِ فارسی" کے صرف دو قلمی نسخے گزرے ہیں۔

(۱) خطی نسخہ مولانا شمس الدین مرحوم (جو اب کراچی میوزیم میں منتقل کر دیا گیا ہے) صفحات ۱۸۲ تقطیع "۵ × "۹۔

(۲) خطی نسخہ پروفیسر شیرانی مرحوم مخزونہ کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب مکتوبہ ۱۹۰۵ بکرمی / ۱۸۴۸ء نمبر ۲۹۹۳/۶۷۲۔

خلیفہ غلام رسول لاہوری

"در علم ظاہری و باطنی بدرجۂ اتم بود در زہد و تحمل رفیع الشان طریق قادریہ داشت وفاتش در سال یک ہزار و دوصد و پنجاہ و یک (۱۲۵۱ھ) بود از ہجرت

قبرش در لاہور۔"[۱۸]

حواشی :-

۱؎ طبقات الاولیاء قلمی ورق ۲۰۸ الف نسخۂ شیرانی ۲؎ ایضاً ورق ۲۰۹ ب

۳؎ یہاں کتابت کی غلطی ہے کاتب "حروف" کی بجائے " بجانب حروف " لکھا ہے۔

۴؎ مفتاح العارفین خطی ذخیرۂ شیرانی دانش گاہ پنجاب۔ ۵؎ ایضاً قلمی

۶؎ فہرست مخطوطات شیرانی جلد اول ۔ باب تذکرہ ۴۰۴

۷؎ "شیخ عبدالعزیز لاری بن شیخ ہیتیا (مٹھا) بن شیخ الہداد سہرندی عالم و مفتی بادیانت بود در سنہ نہصد و ہشتاد و پنج (۹۸۵ھ) رحلت کردہ" (مفتاح العارفین خطی) ۸؎ مفتاح العارفین خطی

۹؎ ایضاً ۱۰؎ لاہور کے اس محلہ کا نام مخطوطہ میں صحیح نہیں پڑھا جاسکا۔

۱۱؎ مفتاح العارفین خطی ۱۲؎ ایضاً ۱۳؎ ایضاً ۱۴؎ طبقات الاولیاء خطی ورق ۱۸۹ ، ا ، ب ،

۱۵؎ مصنفین لاہور خطی ورق ۶۲ تالیف راقم احقر۔

۱۶؎ مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی نوشاہی منچری متوفی ۱۲۲۵ھ مدفون کالے والہ ضلع گجرات۔ حال ہی میں مولانا سید شرافت نوشاہی صاحب نے اشرف کا کلیات مرتب کیا ہے۔

۱۷؎ آخریں ورق مصطلحات فارسی خطی نسخہ مولانا شمس الدین مرحوم لاہور (بحوالہ مصنفین لاہور قلمی)

۱۸؎ سلسلۃ الاولیاء خطی صفحہ ۴۶ مملوکہ مولانا سید شرافت نوشاہی ساہن پال گجرات۔

تصوّراتِ عرب قبل اسلام

(مؤلفہ : عبید اللہ قدسی)

اس کتاب میں جزیرۂ عرب قبل اسلام کی تہذیب، ثقافت، عقائد، دینی شعائر اور ان کے نظریۂ حیات و موت کو تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ قیمت : ۴/۵۰ روپے

ملنے کا پتہ : سیکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ۔ لاہور